رجسٹری شدہ

[illegible]

النحو

مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ کے درجہ ششم کے واسطے

جسکو

عالیجناب جناب حکیم مولانا سید قربان علی صاحب ممتاز الافاضل سابق مدرس اول

مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ نے تصنیف فرمایا اور انجمن رضویہ پٹنہ

کیطرف سے

باہتمام بابو رام کشور ورما

[illegible]

شائع ہوئی

فہرست مضامین مندرجہ کتاب النحو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ خدا کی حمد اور اوسکے سچے رسول کی نعت اور آل اطہار و اصحاب باوقار کی منقبت جب بڑے بڑون سے نہ ہوسکی تو مجھسے کج مج بیان سے کیا ہوسکتی ہے پھر اس لق و دق میدان مین قدم ڈالنا گویا عقل کی بہت شہادت پیش کرنی ہے۔ کیونکہ جسکو جانتے نہین اوس مین گفتگو کیا۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

آہ ہم ایسے خراب اور سگئے گذرے ہوے۔ اور ایسے اوج عزت سے قعر ذلت مین پھینک دیے گئے کہ اگر کسی چیز کی نسبت بھی ہماری طرف ہوتی ہے تو وہ بھی خراب ہی خراب نظر آتی

صاحبان رائے و بصیرت سے کون ایسا ہے جو عموماً **نصاب التعلیم** کی خرابیوں سے ناواقف ہو خصوصاً وہ علوم جنکی نسبت ہماری طرف ہے جنکی نہرین سوکھ گئی ہیں اشجار تر مردہ ہین۔ ہوا بدل گئی ہے رنگ پھیکا ہو گیا ہے جنکو اون علوم و فنون نے جنکا آج بول بالا ہے نیچا دکھا دیا ہو۔ زمانہ نے اپنی نظروں سے گرا دیا ہو۔ مگر واہ رے ہماری غفلت اوسپر بھی ہم ہین کہ اوسی پُرانی لکیر کے فقیر بنے ہوے ہین۔ اور دیگر ابناء زمانہ کبھی سبق نہین حاصل کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر سیکڑون مین دو چار نے وہ بھی بہ مجبوری جیسا اچھی طرح سمجھ لیا کہ اور علوم حاصل نہین کرسکتے۔ اسطرف رخ بھی کیا۔ اور جہالت کی کھڑکی سے جھانکا بھی تو اوسکے سامنے ایسا دشوار گذار سنگلاخ چٹیل میدان نظر آیا کہ وہین اوسنے گردن کھینچ لی۔ اور ہمت ہار کے بیٹھ رہا۔ اور اگر کوئی خدا کا بندہ دل کا کڑا نکلا اور اس میدان مین بھٹکتا ہوا پہونچ گیا۔ تو ایسے اونچے اونچے ٹیلے اور بے ڈھنگی پہاڑیونکا سامنا ہوا کہ آخر دو چار برس کے بعد اوسنے بھی جی چھوڑ دیا۔ اور کوہ کندن کاہ آوردن کو پیش نظر کرکے سیدھے اپنے گھر کی راہ لی اور سہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ کا اچھا خاصا مصداق بن بیٹھا ایسے لوگ بہت کم ہین جو آستینین چڑھا کمر چست باندھے

کھٹنے ٹیکے۔ ہرچہ بادا باد برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد کہتے ہوئے منزل مقصود تک پہونچتے ہین۔

اگرچہ اس خیال کا گھوڑا عرصہ دراز سے میرے دماغ کے میدان مین چکر لگا رہا تھا کہ کسیطرح اسکی دشواریونکو دفع کرنا چاہیے۔ مگر زمانہ کے زبردست ہاتھون اسکا موقع نہ ملتا تھا۔

اتفاقًا خدا کی شان جو بندہ یا بندہ ایک عرصہ کے بعد جبکہ مین اپنے ایام نمو وصبی کے دورہ کو ختم کرچکا تھا۔ میرے سچے محسن فخر الحاج والزوار عالیجناب معلے القاب نواب سلیمان میرزا المعروف بہ نواب سید الطاف حسین خانصاحب رضوی دام اقبالہ رئیس اعظم عظیم آباد پٹنہ نے ۱۳۲۳ہجری مین اپنی عالی ہمتی سے ایک بڑی جائداد مختلف مقاصد خیر مثل آبادی مساجد واشاعت کتب وغیرہ کیلئے وقف فرمائی اور اوسکے انتظام واہتمام کی باگ ایک انجمن کے ہاتھ مین دی۔ اور ایک باشوکت وشان مدرسہ دینیہ کی بنا ڈالی اور مجھے اوسکے مدرس اول کے عہدہ پر ممتاز فرمایا۔ اوسوقت مجھ علی بن محمد المعروف بہ سید فرمان علی ساکن جبیدن پٹی من مضافات

دربھنگہ صوبہ بہار کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔ اسی بنا پر
باوجود کثرت اشتغال وتشتت بال وہجوم ہموم وغموم اس دشوار گذار
راہ کے صاف کرنے کا مضبوط منصوبہ باندھا اور بہت تھوڑے عرصہ
مین۔ چند کتابین ہر طبقہ کے طلبہ کیلئے تالیف کین۔ اور بعض ان مین سے
شائع بھی ہو چکی اور خدا کے فضل سے لوگونکو پسند بھی ایسی آئی کہ عنقریب
بعض کتابون کے طبع ثانی کی ضرورت ہوگی۔ خدا کرے اسے بھی حضرات
اہل علم پسند فرمائین اور جن مدارس پر انکا دسترس ہوا ون مین داخل
کرین۔ اور طلبہ کے لئے مفید ہو۔

اگرچہ مجھے اس محقر ہدیہ پر نہ ناز ہے نہ دعویٰ مگر سال بھر کے تجربہ نے
بیضرور ثابت کر دیا ہے کہ میری صرف یہ دو کتابین الصرف اور النحو
جسکے پڑھنے مین تھوڑی سی مدت درکار ہوتی ہے۔ میزان الصرف
منشعب۔ پنج گنج۔ زبدہ۔ صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری
نحو میر۔ شرح مائۃ عامل۔ ہدایۃ النحو سے جنکی تحصیل مین برسونکی مدت
صرف ہو جاتی ہے۔ ضرور مستغنی کر دیتی ہین جیساکہ ناظرین پر پوشیدہ
نہ رہیگا۔

اور یہی زبان سلیس اردو دین ہونے کے ساتھ الفاظ حتے الامکان آ

بفہم مطلب مختصر لائے گئے ہین کہ سمجھنے اور یاد کرنے مین وقت نہو جا بجا

امتحانات [illegible] دئے گئے ہین کہ مسائل کی خوب مشق ہوجاے۔

پڑھانے مین معلم کو اسکا لحاظ ضروری ہے کہ جتنے مسائل امتحان کے قبل بیان

ہوچکے ہین جب خوب یاد ہوجائین تب آگے پڑھائین۔ اسکی شناخت یہ ہے کہ امتحان

کے سوالات کا اگر طلبہ خود بغیر اعانت جواب دے دین تو سمجھین کہ یاد ہے اور سمجھے (ورنہ نہین)

ترکیب عوامل کے اثنا مین آتے گئے ہین شروع ہی سے بالترکیب پڑھائین تا کہ رفتہ رفتہ

ترکیب لکھنے کی کافی مشق ہوجائے۔

خاتمہ کتاب مین مائۃ عامل منظوم لگادیا ہے تا کہ یاد کرنے مین آسانی ہو وَمَا تَوفِیقِی

اِلَّا بِاللہ وَھُوَ حَسْبِی وَنِعْمَ الْوَکِیلُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ وَھُوَ ھٰذَا

بیان عوامل النحو وانواعها

بدانکہ عوامل نحو صد باشد چنین فرمودہ اند	شیخ عبدالقاهر جرجانی بپیر ہدا
آن صد عامل دو باشد جملہ دیگر لفظیند	باز لفظی شد سماعی و قیاسی ای فتا
نود و یک از سماعی ہفت دیگر قیاس	آن سماعی سیزدہ نوع ست بی وہم

النوع الاول

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین ۔۔۔ کاندرین یک بیت آمد جملہ بیچون وچرا
با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ خلا ۔۔۔ رب حاشا من عدا فی عن علی حتی الی

النوع الثانی والثالث

اِنَّ با اَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ دگر ۔۔۔ ناصب اسمند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و اَلا ایا و ایے ہیا ۔۔۔ ناصب اسمند پس این ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

اَنْ و لَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چار حرف معتبر ۔۔۔ نصب مستقبل کنند این جملہ دائم مقتضا

النوع السادس

اِنْ و لَمْ لَمّا و لامِ امر و لای نہی نیز ۔۔۔ پنج حرف جازم فعلند ہر یک بیدغا

النوع السابع

مَنْ و مَا مَہْمَا و اَیّ حَیْثُمَا اِذْمَا مَتٰی ۔۔۔ اَیْنَمَا اَنّٰی نہ اسم جازم آمد فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم ۔۔۔ ہست چون تمیز باشد آن منکر کجا
اولین لفظ عشر باشد مرکب با احد ۔۔۔ ہمچنین تا تسع تسعین بر شمر این حکم را
بار ثانی کم چو استفہام باشد نے خبر ۔۔۔ ثالث ایشان کاین رابع ایشان کذا

النوع التاسع

نه بود اسمای افعالی کز آن شش ناصبند | دونک بله علیک حیهل یا شد و ها

پس رُوَید باز رافع اسم را هیهات دان | باز شتان است سرعان یا دگر …

النوع العاشر

نوع عاشر سیزده فعلند کایشان ناقصند | رافع اسمند و ناصب در خبر چون ماولا

کان صار اصبح امسی واضحی ظل بات | ما فتی ما دام ما انفک لیلا باشد از وی

ما برح ما زال افعالی کز اینها مشتقند | هر کجا بینی همین حکم است در جمله روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چون ناقصند | هست آن کاد کرب با اوشک عسی

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کان هفت اسم | چون در آید هر یکی منصوب سازد هر دو را

خلت باشد با علمت پس حسبت باز زعمت | پس ظننت با رأیت پس وجدت [illegible]

النوع الثالث عشر

رافع اسمای جنس افعال مدح و ذم بود | چار باشد نعم بئس ساء انکه حبذا

عوامل قیاسیه

بعد از ان هفت قیاسی اسم فاعل مصدر است | اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا

پس صفت باشد که آن باشد مشابه اسم فاعل | هفتم اسم تام باشد ناصب تمییز را

عوامل معنویه

عامل فعل مضارع معنوی باشد بدان | همچنین معنی بود عامل یقین در مبتدا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم نحو کی تعریف

نحو وہ علم ہے جس سے کلمات ثلثہ کی باہم ترکیب اور اون کے آخر کی اعرابی حالت معلوم ہو۔

علم نحو کا فائدہ

یہ ہے کہ گفتگو اور عبارت کی اعرابی غلطی سے محفوظ رہے۔

علم نحو کا موضوع

کلمہ اور کلام ہے۔ اور انہیں تینون کا نام مفرد ہے۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہین۔ مفرد۔ مرکب۔ مفرد کی تین قسمین ہین اسم فعل۔ حرف۔ ہرایک کی تعریف کتاب الصرف مین معلوم ہوچکی ہے اور مفرد ہی کو کلمہ بھی کہتے ہین۔

مرکب کی تعریف و تقسیم

مرکب وہ لفظ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے ملکر بنا ہو اسکی دو قسمیں ہیں مفید۔ غیر مفید۔ مفید وہ ہے جس سے کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) اور اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار) اسی کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

کلام کی تعریف یوں بھی کر سکتے ہیں کہ جو دو کلموں یا زیادہ سے ملکر بنا ہو اور اوس میں اسناد (ایک کلمہ کی دوسرے کلمہ کی طرف پوری نسبت ہو) بھی پایا جائے پس جسکی نسبت کیجائے اوسکو مسند اور جسکی طرف نسبت کیجائے اوسکو مسند الیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زید کی طرف کھڑے ہونیکی نسبت ہے تو اوسکو مسند الیہ کہیں گے اور قَائِمٌ کی نسبت کی گئی ہے تو اوسکو مسند کہیں گے۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ اور فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں۔ اور حرف نہ مسند ہو سکتا ہے نہ مسند الیہ پس کلام صرف دو اسموں یا فعل و اسم سے بن سکتا ہے۔

جملہ کی تقسیم

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ۔ انشائیہ۔

خبریہ وہ ہے جس سے کسی واقعہ کی خبر معلوم ہو اسی وجہ سے اسکے متکلم
کو سچ جھوٹھ کی نسبت دیسکتے ہین اسکی بھی دو قسمین ہین اسمیہ فعلیہ۔

اسمیہ وہ ہے جسکا پہلا جز اسم ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ پس ترکیب اسکی یون
کہو زَیْدٌ (جو مسند الیہ ہے) مبتدا۔ قَائِمٌ (جو مسند ہے) خبر مبتدا
خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فعلیہ وہ ہے جسکا پہلا جز فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ قَامَ (جو مسند ہے)
فعل۔ زید (جو مسند الیہ ہے) فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

انشائیہ وہ ہے جس سے کسی چیز کی طلب معلوم ہو اسی وجہ سے اسکے
متکلم کو سچ جھوٹھ کی نسبت نہین دیسکتے کیونکہ وہ کسی واقعہ کی خبر نہین دیتا
اسکی دس قسمین ہین امر جیسے اِضْرِبْ نہی جیسے لَاتَضْرِبْ استفہام جیسے
هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ تمنی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ ترجی جیسے لَعَلَّ عَمْرًا
غَائِبٌ عقود جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ ندا جیسے يَا اللهُ عرض جیسے
اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا قسم جیسے وَاللهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا
تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهُ۔ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہو

بلکہ انتظار باقی رہے اور یہ ہمیشہ جز جملہ ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں تقئیدی غیر تقئیدی۔

تقئیدی۔ وہ ہے جسکا دوسرا جز پہلے جز کی قید ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں اضافی۔ توصیفی۔

اضافی۔ وہ ہے جسکا پہلا جز مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو اور اوسکے معنی ہیں۔ کا۔ کی۔ وغیرہ نکلے۔ جیسے غُلَامُ عَالِمٍ اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

توصیفی۔ وہ ہے جسمیں پہلا جز موصوف اور دوسرا صفت ہو جیسے غُلَامٌ عَالِمٌ۔

غیر تقئیدی۔ وہ ہے جسکا ایک جز دوسرے جز کی قید نہو اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرکب بنائی۔ مرکب منع صرف۔

مرکب بنائی۔ وہ ہے جسمیں دونوں جز کے درمیان جو حرف ہو اسکو حذف کرکے دونوں کو ایک کردیا ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرَ تھا۔

مرکب منع صرف وہ ہے کہ جسمیں دونوں جز کے درمیان کوئی

حرف ہو جیسے لَعَلَّکَ۔

خواص اسم

الف لام یا حرف جر شروع میں ہو جیسے اَلرَّجُلُ وَبِزَیْدٍ یا تنوین اوسکے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا موصوف ہو جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ یا تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ۔

خواص فعل

قد یا سین یا سوف شروع میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ سَیَضْرِبُ سَوْفَ یَضْرِبُ یا آخر میں جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا مسند ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ یا ضمیر مرفوع متصل ملی ہو جیسے ضَرَبْتُ یا تائے ساکن آخر میں ہو جیسے ضَرَبَتْ۔

پس اعراب میں سے جر اسم کے ساتھ خاص ہوا اور جزم فعل کے ساتھ اسم کا اعراب رفع نصب جر ہوا فعل کا۔ رفع نصب۔ جزم۔

خواص حرف

اسم وفعل کے خواص میں سے کوئی خاصہ اس میں نہ پایا جائے۔ یہ حرف دو اسموں یا فعل واسم کے درمیان ربط کا کام دیتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

امتحان

۱۔ علم نحو کا فائدہ کیا ہے۔

۲۔ غُلَامُ زَیْدٍ کلام کیوں نہیں ہے۔

۳۔ اِضْرِبْ کلام کیوں ہے۔

۴۔ غُلَامُ عَالِمٍ اور غُلَامٌ عَالِمٌ میں کیا فرق ہے۔

۵۔ کون اعراب کس کے ساتھ خاص ہے۔

۶۔ تثنیہ وجمع جب خواص اسم سے ہے تو فعلا، فعلوا، کیوں آتا ہے۔

۷۔ ذیل کے جملوں کے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہ بیان کرو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ ۝ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝۔

معرب ومبنی کا بیان

معرب ۔ وہ مرکب ہے جو مبنی اصل (فعل ماضی ۔ امر حاضر معروف ۔ حرف) سے مشابہ نہو اور اوسکا اعراب عامل کے بدلنے سے بدل جائے ۔

اعراب وہ ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو اسکی دو قسمین ہین اعراب بالحرکت ۔ اعراب بالحرف ۔

اعراب بالحرکت کو نصب ۔ رفع ۔ جر ۔ جزم کہتے ہین ۔

اعراب بالحرف ۔ الف ۔ واوٗ ۔ یا ۔ ہین ۔

عامل وہ ہے جو آخر معرب کے اختلاف کا باعث ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْدًا ۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اس مین زید معرب ہے اور جَاءَ رَاَیْتُ بَا ۔ عامل ہے ۔ اور رفع وغیرہ اعراب اور دال محل اعراب ہے

اسکے اعراب کو نصب رفع جر جزم کہتے ہین ۔
یعنے معرب ۱۲

مبنی وہ ہے جو مبنی اصل سے مشابہ ہو ۔ یا ترکیب مین واقع نہو اور اسکا آخر باختلاف عوامل مختلف نہین ہوتا جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ رَاَیْتُ هٰؤُلَاءِ ۔ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ۔

اسکے اعراب کو ۔ فتحہ ۔ کسرہ ۔ ضمہ ۔ وقف کہتے ہین ۔
یعنے مبنی ۱۲

معرب آن باشد کہ گردد بار بار　　　مبنی آن باشد کہ ماند برقرار

حروف کل مبنی ہین۔ افعال سے صرف فعل مضارع معرب ہے جب نون تاکید و نون جمع مؤنث سے خالی ہو اسماء مین سے صرف اسمائے ذیل مبنی ہین باقی کل معرب ۔

اسمائے مبنیہ آٹھ ہین

مضمرات۔ اسمائے اشارہ۔ اسمائے موصول۔ اسمائے افعال۔ اسمائے اصوات۔ اسمائے مرکبہ۔ اسمائے کنایہ۔ اسمائے ظروف۔

مضمرات

ضمیر وہ اسم ہے جس سے متکلم یا حاضر یا غائب جسکا ذکر پہلے ہو چکا سمجھا جائے۔ اسکی تین قسمین ہین۔ مرفوع (ضمیر فاعل) منصوب (ضمیر مفعول) مجرور (جسپر حرف جار ظاہر یا پوشیدہ داخل ہو) مرفوع و منصوب کی دو دو قسمین ہین۔ متصل (فعل سے ملی ہوئی) منفصل (فعل سے جدا) پس کل ضمیرین پانچ طرح کی ہوئین اور ہر ایک موافق صیغہائے فاعل کے چودہ ہین پس مجموعاً ستر ضمیرین ہوئین۔

ضمیر مرفوع متصل

	غائب		حاضر		متکلم
صیغہ	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر مؤنث
واحد	ضَرَبَ	ضَرَبَتْ	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُ ۔
تثنیہ	ضَرَبَا	ضَرَبَتَا	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	
جمع	ضَرَبُوْا	ضَرَبْنَ	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبْنَا

اس ضمیر کی دو قسمین ہین بارز (ظاہر) مستتر (پوشیدہ)
مستتر ماضی کے صرف دو صیغون واحد مذکر و مؤنث غائب ہین
اور مضارع کے پانچ صیغون ہین (جنمین عامل ناصب جازم عمل کرتے ہین)
پائی جاتی ہے۔ باقی کل صیغون ہین بارز ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل

	غائب		حاضر		متکلم
صیغہ	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر مؤنث
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	نَحْنُ ۔

ضمیر منصوب متصل				ضمیر منصوب منفصل		
واحد	تثنیه	جمع	صیغه	واحد	تثنیه	جمع
ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُم	مذکر غائب	اِیَّاهُ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُم
ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ	مؤنث غائب	اِیَّاهَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُنَّ
ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُم	مذکر حاضر	اِیَّاكَ	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُمْ
ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُنَّ	مؤنث حاضر	اِیَّاكِ	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُنَّ
ضَرَبَنِي	ضَرَبَنَا		متکلم	اِیَّایَ	اِیَّانَا	

	ضمیر مجرور				
	غائب		حاضر		متکلم
صیغه	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لی
تثنیه	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	
جمع	لَهُم	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا

فائدہ

(۵) جب مبتدا و خبر اور صفت و موصوف مین اشتباہ پیدا ہو جائے تو تفرقہ کیواسطے مبتدا کے موافق ضمیر مرفوع منفصل درمیان مبتدا و خبر کے لاتے ہین اور اسکو ضمیر فصل کہتے ہین جیسے زَیدٌ هُوَ اَخُوكَ۔

(۶) کبھی جملہ کے قبل بلا مرجع لاتے ہین۔ اس ضمیر کو اگر مذکر ہو تو ضمیر شان اور مؤنث ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہین جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ هِیَ هِنْدٌ قَائِمَةٌ۔

اسمائے اشارہ

وہ اسم ہے جو مشار الیہ (جسکی طرف اشارہ کیا جائے) کیواسطے بنایا گیا ہو۔

اسم اشارہ	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَا	ذَانِ ذَیْنِ	اُولَاءِ
مؤنث	تَا۔ تِی۔ ذِی۔ تِہٖ ذِہٖ۔ تِھِی۔ ذِھِی	تَانِ۔ تَیْنِ	اُولٰی

ان اسماکے قبل اکثر ھا بڑہا دیجاتی ہے جیسے ھذا۔ ھذانِ ھولاءِ مگر معنی مین بجز تنبیہ کے۔ کوئی فرق نہین ہوتا۔

یہ اسما اشارہ قریب کے لئے ہین۔ اور جب اشارہ متوسط

مقصود ہو تو آخر مین حرف خطاب ۔ کَ ۔ کُمَا ۔ کُمْ ۔ کِ ۔ کُنَّ جیسے ذَاكَ ۔ اُولٰئِكَ اور اشارہ بعید مین لام بھی بڑہا دیا جاتا ہے جیسے ذٰلِكَ ۔ اُولَالِكَ ۔

اسمای ذیل اشارہ مکانی کیواسطے

مخصوص ہین

هُنَا ۔ هٰهُنَا ۔ قریب کیلیے اور هُنَاكَ متوسط اور هُنَالِكَ ثَمَّ ۔ ثَمَّهْ بعید کیلیے

فائدہ

اسم اشارہ ۔ ترکیب مین اکثر موصوف ہوا کرتا ہے اور مشار الیہ صفت

اسم موصول

وہ اسم ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا پورا جز نہو سکے اور اسکا صلہ ہمیشہ جملہ ہوا کرتا ہے اور اوس جملہ مین ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف پھرتی ہو اگر وہ ضمیر مفعول واقع ہو تو حذف بھی جائز ہے ۔

واحد	تثنیہ	جمع	صیغہ
اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ ۔ اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ ۔ اَلْاُلٰی	مذکر
اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ ۔ اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ اللَّوَاتِیْ اللَّاءِ اللَّائِیْ	مؤنث

فائدہ

الف ولام جو اسم فاعل یا اسم مفعول پر آئے معنی مین الذی کے مستعمل ہوتا ہے اور اسکا صلہ وہی اسم فاعل یا اسم مفعول ہوتا ہے۔

اَیٌّ وایَّۃٌ بھی اگرچہ معرب ہے مگر معنی مین اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ کے بولا جاتا ہے۔

بعض قبیلہ عرب (بنی طے) کے نزدیک ذو بھی اَلَّذِیْ کے معنی مین مستعمل ہے

مَنْ وما بھی اسم موصول ہے معنی مین اَلَّذِیْ کے مگر فرق یہ ہے کہ من صاحبان عقل کیواسطے مستعمل ہے اور ما غیر صاحبان عقل کیلئے۔

اسمائے افعال

وہ اسما ہین جو اصل مین اسم ہین پر اب فعل کے معنی مین مستعمل ہوتے ہین انکی دو قسمین ہین ۱ بمعنی امر حاضر۔ یہ اوس اسم کو جو انکے بعد آتا ہے بنا بر مفعولیۃ کے نصب کرتے ہین وہ سات ہین۔

رُوَیْدَکَ بمعنی خُذْ (لے) بلہ بمعنی (دع) (ترک کر) عَلَیْکَ بمعنی (اِلْزَمْ) (لازم کر) حَیَّھَلْ بمعنی (اِیْتِ) (لاؤ) ھَا بمعنی خُذْ (لو) رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ (مہلت دے) ھَلُمَّ بمعنی اِیْتِ (آ)

وَنَزَالِ بمعنی اَنْزِلْ (اوتر)۔

۲ بمعنی ماضی۔ یہ اوس اسم کو جو انکے بعد آتا ہے بنابر فاعلیۃ کے رفع دیتے ہین یہ تین ہین۔ ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) سَرْعَانَ بمعنی اَسْرَعَ (جلدی کی)۔

فائدہ

انکے علاوہ چند اسمار اور بھی ہین جو فعل کے معنی مین مستعمل ہین جیسے صَہْ بمعنی اُسْکُتْ (چپ رہ) اٰمِیْنَ بمعنی اِسْتَجِبْ (قبول کر) قَطْ بمعنی اِنْتَہِ (ختم کر)۔

اسمائے اصوات

وہ الفاظ ہین جن سے کسی آواز کی حکایت کیجائے یا کسی جانور کو آواز دیجائے جیسے غَاق غَاق (کوے کے آواز کی نقل) یا نِخّ (اونٹ کے بٹھانے کے وقت)۔

اسمائے مرکبہ

وہ اسمار جنکی ترکیب مین نسبت اضافی یا خبری نہو۔
اسکی دو قسمین ہین جو مرکب غیر تقئیدی مین بیان ہوچکین۔

اسمائے کنایہ

وہ اسماء جس سے مبہم چیز بولی جائے۔

انکی دو قسمیں ہیں۔ کنایہ عدد (گنتی) کنایہ حدیث (بات چیت)۔

کنایہ عدد کیواسطے دو اسم ہیں کَمْ اور کَذَا۔ مگر کذا کبھی کنایہ غیر عدد سے بھی ہوتا ہے جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ کَذَا یہ دونوں اسم ہمیشہ ممیز اور بعد والا اسم تمیز کہلاتا ہے۔

کَمْ۔ ہمیشہ شروع کلام میں آتا ہے اور اوسکی دو قسمیں ہیں استفہامیہ خبریہ

استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ منصوب مفرد ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں)

خبریہ کی تمیز ہمیشہ مجرور مفرد یا مجموع ہوتی ہے جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِیْ (میرے پاس اتنے دینار ہیں) کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُھُمْ (اتنے مردوں سے میں نے ملاقات کی)۔

جب کَمْ کے بعد مِنْ آتا ہے تو اوسکی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے استفہامیہ ہو یا خبریہ۔

کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے اور یہ اکثر خبریہ ہوتا ہے اسکے لئے شروع کلام کی ضرورت نہیں جیسے قَبَضْتُ کَذَا وَکَذَا دِرْھَمًا (میں نے اتنے درہم لئے)۔

کنایہ حدیث کے لئے بھی دو ہین کَیْتَ وَذَیْتَ کیسی و ر ایسی بات۔

اسمائے ظروف

انکی دو قسمین ہین ظرف زمان۔ ظرف مکان۔

ظروف زمان جیسے اِذْ و اِذَا و مَتیٰ و کَیْفَ و اَیَّانَ وَاَمْسِ و مُذْ و مُنْذُ و قَطُّ و عَوْضُ و قَبْلُ و بَعْدُ۔

ظروف مکان۔ جیسے حَیْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ۔

ان اسماء کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ انکا مضاف الیہ ظاہر ہین محذوف ہوا ور دل مین مقصود ہو باقی حالات مین معرب ہین۔

امتحان

(۱) معرب و مبنی مین کیا فرق ہے۔

(۲) مبنی اصل کیا ہے۔

(۳) ضمیر مرفوع متصل مستتر کہان کہان پائی جاتی ہے۔

(۴) زید بغیر ترکیب کے معرب ہے یا مبنی۔

(۵) ضمیر شان کیا ہے۔

(۶) ذا کے اشارہ بعید بنانے کا کیا قاعدہ ہے۔

(۷) هٰؤُلَاءِ کیا ہے۔

(۸) مَنْ و مَا مین کیا فرق ہے۔

(۹) الف لام بمعنی اَلَّذِیْ کب ہوتا ہے۔

(۱۰) عَلَیْكَ کیا ہے اور اسکے کیا معنی ہین۔

(۱۱) کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِیْ مین را کو زبر کیون ہے۔

(۱۲) کون سے اسمار مرکبہ مبنی ہین۔

(۱۳) ظروف مبنی کب ہوتے ہین۔

معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے۔
اسکی سات قسمین ہین۔ مضمرات۔ اسمائے اشارہ۔ اسمائے موصولہ
ان دو قسمون کو مبہمات کہتے ہین۔ اعلام۔ جو شے معین کا نام ہو جیسے
زید۔ عمرو۔ معرفہ بندا جیسے یَا رَجُلُ۔ جسپر الف لام ہو جیسے
اَلرَّجُلُ جو ان مین سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو سوا معرفہ بندا کے جیسے
غُلَامُهٗ۔ غُلَامُ هٰذَا۔ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ۔ غُلَامُ زَیْدٍ۔ غُلَامُ الرَّجُلِ
نکرہ وہ ہے جو غیر معین شے پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ

مذکر مؤنث

مذکر وہ ہے جسمیں علامت تانیث نہ پائی جائے جیسے رَجُلٌ۔

مؤنث وہ ہے جسمیں علامت تانیث ظاہر یا پوشیدہ پائی جائے علامت تانیث تین ہیں الف مقصورہ (جسکے بعد ہمزہ نہو) جیسے حُبلیٰ الف ممدودہ (جسکے بعد ہمزہ ہو) جیسے حمراءُ۔ ۃ جیسے اِمرَءَۃٌ۔ پس جسمیں علامت تانیث ظاہرا پائی جائے اوسے قیاسی کہتے ہیں اور جسمیں ظاہرا علامت تانیث نہو اور عرب سے مؤنث سُنا جاتا ہو وہ سماعی ہے۔ مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔

مؤنث حقیقی و لفظی

مؤنث حقیقی وہ ہے جسکے مقابلہ میں کوئی حیوان مذکر ہو جیسے امرءۃٌ کے مقابل میں رَجُلٌ۔

مؤنث لفظی وہ ہے جسکے مقابلہ میں کوئی حیوان مذکر نہو جیسے ظُلمَۃٌ۔ قُوَّۃٌ (تاریکی زور)

واحد تثنیہ جمع

واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) وامرءۃ (ایک عورت)۔

تثنیہ جو دو پر دلالت کرے اور اوسکے آخر میں الف یا یائے ماقبل مفتوح اور

نون مکسور ہو جیسے رَجُلَانِ۔ رَجُلَیْنِ۔ (دو مرد)۔

جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ (کئی مرد) اسکی دو قسمیں ہیں۔ سالم۔ مکسّر۔

سالم وہ ہے جسمیں واحد کی بنا قائم رہے جیسے مُسْلِمُوْنَ اسکی دو قسمیں ہیں۔ مذکر۔ مؤنث۔

جمع مذکر سالم وہ ہے جسکے آخر میں واو ماقبل مضموم۔ یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے عَالِمُوْنَ۔ عَالِمِیْنَ۔

فائدہ

تثنیہ و جمع کا آخری نون وقت اضافت گرجاتا ہے۔

جمع مؤنث سالم وہ ہے جسکے آخر میں الف و ت ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

مکسّر وہ ہے جسمیں واحد کی بنا ٹوٹ جائے جیسے مَسَاجِدُ۔ اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔ قلت۔ کثرت۔

جمع قلت وہ ہے جسکا اطلاق تین سے دس تک ہو۔ اس کے اوزان چھ ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَقْوُسٌ جمع قوس (کمان) اَفْعَالٌ جیسے اَعْیَادٌ جمع عِید۔ اَفْعِلَةٌ جیسے اَطْعِمَةٌ جمع طعام؛

فِعلَۃٌ جیسے غِلمَۃٌ جمع غُلام (لڑکا) جمع مذکر سالم جمع مؤنث
سالم جبکہ الف لام سے خالی ہو۔

جمع کثرت وہ ہے جسکا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔
اسکے اوزان وہ ہین جو جمع قلت کے اوزان کے علاوہ ہین۔

جمع منتہی الجموع - وہ ہے جسکا تیسرا حرف الف ہو اور اسکے
بعد تین حرف جنکا اوسط ساکن ہو یا دو حرف ہون جیسے مَصَابِیح
جمع مِصبَاح (چراغ) مساجد جمع مسجد۔

صحیح وہ ہے جسکے آخر مین حرف علت نہو جیسے زید۔

جاری مجرائی - (قائم مقام) صحیح وہ ہے جسکے آخر مین واؤ یا
یا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلوٌ ظَبیٌ۔

اسم مقصور وہ اسم ہے جسکے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسیٰ۔

اسم منقوص وہ اسم ہے جسکے آخر مین یا ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی

تصغیر

جسطرح فارسی زبان مین لفظ کے آخر مین کاف بڑھا دینے سے تصغیر
(چھوٹائی) کے معنی پیدا ہوتے ہین جیسے مرد سے مردک

اوسی طرح عربی مین وسطے لفظ مین یا بڑہا دینے سے تصغیر ہوتی ہے
جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ جس لفظ مین حرف تصغیر بڑہایا جاے اوسے
مصغر اور جسمین نہ بڑہایا جائے اوسے مکبر کہتے ہین جیسے رُجَیْلٌ مصغر رَجُلٌ
مکبر اسم ثلاثی مجرد کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن اور رباعی وغیرہ کی فُعَیْلِلٌ
کے وزن پر آتی ہے۔

فائدہ

مصغر کرنے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ لفظ کے اصلی حروف معلوم ہوجاتے
ہین جیسے اَرْضٌ کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ سے یہ معلوم ہوا کہ اَرْضٌ مین تاے
مقدرہ پائی جاتی ہے۔

منصرف وغیر منصرف

منصرف وہ ہے جسمین نو سببو نمین سے دو سبب یا وہ ایک سبب جو قائم مقام
دو کا ہو نہ پایا جاے جیسے زید۔

غیر منصرف وہ ہے جسمین نو سببون سے دو سبب یا ایک سبب جو
قائم مقام دو سببون کا ہو پایا جاے وہ اسباب یہ ہین۔

عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب
الف نون زاید تان۔ وزن فعل۔

جیسے عُمَرُ (عدل علم) اَحْمَرُ (وصف وزن فعل) طَلْحَۃُ (تانیث بالتا علم) زینب (تانیث معنوی عَلَم) ابراہیم (عُجمہ عَلَم) مساجد (جمع منتہی الجموع) معدیکرب (ترکیب علم) عمران (الف ونون زائد علم) احمد (علم وزن فعل)۔

عدل

کسی اسم کے اپنے اصلی صیغہ سے بغیر قاعدۂ صرفی کے نکلنے کو کہتے ہیں پس جو صیغہ نکالا جائے اسے معدول اور جس سے نکالا جائے اسے معدول عنہ کہتے ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ تحقیقی[1] و تقدیری[2]۔

عدل تحقیقی وہ ہے جسکے معدول ہونے پر علاوہ غیر منصرف ہونے کے کوئی اور دلیل بھی پائی جاتی ہو جیسے ثُلٰثُ کہ اسکے معنی تین تین (مکرر) کے ہیں پس معلوم ہوا کہ علاوہ غیر منصرف ہونیکے تکرار معنی دلالت کرتا ہے کہ لفظ بھی مکرر ہونا چاہیئے تو معلوم ہوا کہ ثُلٰثُ ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ سے نکالا گیا ہے اس میں دوسرا سبب وصف ہے۔

عدل تقدیری وہ ہے جسکے معدول ہونے پر علاوہ

غیر منصرف ہونے کے کوئی اور دلیل نہ پائی جائے جیسے عُمَر کہ عامر سے نکالا گیا ہے اس میں دوسرا سبب علمیت ہے۔

وصف

جو اصل میں وصفی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اگرچہ اب عَلَم ہو گیا ہو لیکن محض ترکیب میں صفت واقع ہونا غیر منصرف کا سبب ہونیکے لئے کافی نہیں ہے جیسے اَحمرُ (سرخ رنگ) اَسوَدُ (سیاہ رنگ) اسمیں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث

تانیث بالتا۔ غیر منصرف کا اسوقت سبب ہوسکتا ہے جبکہ عَلَم ہو جیسے طَلحۃُ وغیرہ تانیث معنوی میں علمیت کیساتھ اسکی بھی شرط ہے کہ وہ لفظ تین حرف سے زاید ہو (زینب) یا متحرک الاوسط ہو (سَقَر) یا عجمہ ہو (ماہ وجور)

معرفہ

معرفہ کے کل اقسام سے صرف عَلمیت غیر منصرف کا سبب ہے۔

عجمہ

جو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے

زاید یا متحرک الاوسط ہو جیسے اِبْرَاھِیْمُ و شَتَرُ۔

جمع

جو صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو جیسے مَسَاجِدُ مَصَابِیْحُ

ترکیب

جو دو لفظوں سے مرکب ہو مگر اضافت و اسناد نہ ہو اور علمیت پائی جائے جیسے بَعْلَبَکُّ۔

الف نون زائدتان

اگر اسم میں ہوں تو علم ہونا چاہیے جیسے عِمْرَانُ اور اگر صفت میں ہوں تو اوس کا مونث فعلانۃ کے وزن پر نہ آیا ہو جیسے سَکْرَانُ۔

وزن فعل

جو اسم خاص فعل کے وزن پر ہو جیسے شَمَّرَ (نام اسپ) و ضُرِبَ یا اوس اسم کے شروع میں حروف اتین سے کوئی حرف پایا جاے بشرطیکہ اوسکے آخر میں ت نہ آئی ہو جیسے اَحْمَدُ۔ تَرْجِسُ۔ یَشْکُرُ بن عَلِی تَغْلِبُ بن وَائِل

فائدہ

(۱) جو سبب قائم مقام دو سببوں کے ہوتا ہے وہ تانیث بالف ممدودہ و مقصورہ اور جمع

(۲) غیر منصرف پر کسرہ تنوین نہیں آتی۔

(۳) بضرورت یا بمناسبت کسرہ وتنوین آسکتا ہے جیسے سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا

(۴) جب غیر منصرف پر الف لام آجائے یا مضاف کر دیا جائے تو حکم میں منصرف کے ہو جائیگا

امتحان

(۱) غُلَامُ زَیْدٍ میں غلام معرفہ ہے یا نکرہ۔

(۲) الف مقصورہ وممدودہ میں کیا فرق ہے۔

(۳) نَاقَۃٌ کون سا مؤنث ہے۔

(۴) اَلْعَالَمِیْنَ جمع قلت ہے یا کثرت۔

(۵) تثنیہ وجمع کے نون میں کیا فرق ہے۔

(۶) عدل تحقیقی وتقدیری میں کیا فرق ہے۔

(۷) غیر منصرف کا اعراب مخصوص کیا ہے۔

(۸) غیر منصرف کا حکم کب زائل ہو جاتا ہے۔

(۹) جمع سالم ومکسر کا فرق بتاؤ۔

(۱۰) قاضی کون اسم ہے اور اسکا مصغر کیا ہو گا۔

(۱۱) حلوۃ (شیرنی) کون سا مؤنث ہے۔

(۱۲) عبدُ اللہ غیر منصرف کیوں نہیں ہے۔

اعراب کی حیثیت سے اسم کی نو قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد منصرف صحیح۔ جاری مجری صحیح۔ جمع مکسّر منصرف

حالت رفع میں ضمہ اور نصب میں فتحہ۔ اور جر میں کسرہ ہونا ہے جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَ دَلْوٌ وَ رِجَالٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا وَ دَلْوًا وَ

رِجَالًا۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ دَلْوٍ وَ رِجَالٍ۔

(۲) جمع مؤنث سالم کا رفع پیش کے ساتھ اور نصب و جر

زیر کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمَاتٌ۔ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ

مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

(۳) غیر منصرف کا رفع پیش سے اور نصب و جر زبر سے ہوتا ہے

جیسے جَاءَ عُمَرُ۔ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

(۴) اسمائے ستّہ مکبّرہ جبکہ یائے متکلم کے علاوہ کسی اور چیز

کی طرف مضاف ہوں۔ اَبٌ۔ اَخٌ۔ حَمٌ۔ هَنٌ۔ فَمٌ

ذُوْ۔ رفع واؤ سے اور نصب الف سے اور جر یا سے جیسے

جَاءَ اَبُوْكَ وَ رَأَیْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔

(۵) مثنّی۔ کلا و کلتا (جبکہ ضمیر کیطرف مضاف ہو)

اثنان اثنتان رفع الف ماقبل مفتوح اور نصب و جر

یائے ماقبل مفتوح سے جیسے جاءَ رجلانِ وکلاھما واثنانِ

ورأیتُ رجلَینِ وکلیھما واثنینِ ومررتُ برجلَینِ

وکلیھما واثنینِ۔

(۶) جمع مذکر سالم اُولُو (جمع ذو) عِشرُونَ تا تِسعُونَ رفع واو

ماقبل مضموم سے اور نصب جر یائے ماقبل مکسور سے جیسے جاءَ

مُسلِمُونَ واُولُو مالٍ وعِشرُونَ رجلاً ورأیتُ مُسلِمِینَ

واُولِی مالٍ وعِشرِینَ رجلاً ومررتُ بمسلِمِینَ واُولِی مالٍ وعِشرِینَ رجلاً

(۷) اسم مقصور اور جو اسم جمع مذکر سالم کے سوا یائے متکلم کی

طرف مضاف ہو اسکا اعراب تینوں حالت میں تقدیری

ہوتا ہے جیسے جاءَ مُوسٰی وغُلامِی رأیتُ مُوسٰی وغُلامِی

مررتُ بمُوسٰی وغُلامِی۔

(۸) اسم منقوص کا رفع اور جر تقدیری اور نصب ظاہری ہے جیسے

جیسے جاءَ القاضِی ورأیتُ القاضِیَ ومررتُ بالقاضِی

(۹) جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کیطرف مضاف ہو۔ رفع بتقدیر واؤ اور نصب وجر بیائے ماقبل مکسور جیسے جاءَ مُسْلِمِيَّ ورَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

امتحان

(۱) نحویین صحیح کسکو کہتے ہیں۔

(۲) یحییٰ قاضی کون اسم ہے اور اعراب کیا ہے۔

(۳) صالحات کون اسم ہے اور اعراب کیا ہے۔

(۴) بمسلمیّ کی اصل کیا ہے اور تعلیل کیا ہوئی۔

(۵) اُولُو کیا چیز ہے۔

(۶) عِشْرُوْنَ وغیرہ جمع ہے یا نہیں۔

(۷) کوئی اسم تین حرف سے کم کا نہیں ہوتا۔ اسماء ستہ مکبرہ دوحرفی کیوں ہیں۔

(۸) جاءَ یقظرٌ۔ ورأیت یقظر ومررت بیقظر اسکو اعراب دیکر پڑھ تو جاؤ۔

(۹) مَرَرْتُ بنسوۃٍ اربعٍ میں اربعٍ کو زیر کیوں ہے۔ زبر کیوں نہوا۔

(۱۰) مررت بتسعون رجلًا صحیح ہے یا نہیں۔

مرفوعات

جن اسمون کو رفع دیا جاتا ہے وہ آٹھ ہین۔

فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا۔ خبر۔ اسم کان اور اوسکے ساتھیون کا خبر اِنَّ اور اوسکے ساتھیون کی اِسم ما و لا مشابہ بلیس۔ خبر لائے نفی جنس

فاعل وہ ہے جسکی طرف فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل وغیرہ) مقدم کے اسناد اس طرح ہو کہ فعل یا شبہ فعل کا قیام اوسکے ساتھ سمجھا جائے جیسے قَامَ زَیْدٌ اور زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ۔

فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا مگر تذکیر و تانیث مین فاعل کے مطابق ہوگا جیسے قَامَ الْمُسْلِمُ۔ قَامَ الْمُسْلِمَان قَامَ الْمُسْلِمُوْنَ۔ قَامَتِ الْمُسْلِمَۃُ۔

اگر فاعل مؤنث حقیقی یا ضمیر مؤنث ہو۔ اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی چیز فاصل بھی نہ ہو تو فعل مؤنث ہی ہوگا جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ وَھِنْدٌ قَامَتْ آتی ھِیَ وَالشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

اور اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی۔ یا جمع مکسر۔ یا مؤنث حقیقی با فاصلہ ہو تو فعل کا مذکر و مؤنث دونون لانا جائز ہے جیسے۔ طَلَعَ الشَّمْسُ

وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ وَ نَامَتْ فِي الدَّارِ هِنْدُ وَ نَامَ

(۲۰) **نائب فاعل** (مفعول مالم يسم فاعلہ) وہ مفعول بہ ہے جسکا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور یہ اوسکا قائم مقام بنا دیا گیا ہو بشرطیکہ فعل بھی معروف سے مجہول کر دیا جائے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ اور اسکا فعل وحدت و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث میں ویسا ہی ہوا کرتا ہے جیسا فاعل کا۔

(۲۱) **مبتدا** وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی اور مسند الیہ ہو اسکا عامل رافع ہمیشہ معنوی ہوتا ہے یعنی ابتدا جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یہ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے مگر جب نکرہ میں کسی قسم کی تخصیص آجائے تو مبتدا ہو سکتا ہے جیسے لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ۔

(۲۲) **خبر** وہ ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند ہو۔ اسکا عامل رافع بھی مثل مبتدا کے معنوی ہے یہ معرفہ نکرہ دونوں واقع ہوتی ہے یہ اکثر مفرد ہوا کرتی ہے مگر کبھی جملہ بھی جیسے زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ۔ ہر خبر کو جب ظرف ہو تو مبتدا پر مقدم کر دینا جائز ہے جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ۔

(۵) اسم کانَ ۔ اور اوسکے ساتھیون کا مسند الیہ ہوا کرتا ہے اور اسکا عامل کانَ ہے اور یہ اصل مین کانَ کا فاعل ہے جیسے کَانَ زَیدٌ قَائِمًا ۔

(۶) خبر اِنَّ بھی مثل خبر مبتدا کے مسند ہوتی ہے جیسے اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ اور اوسکے کُل احکام اوسی کے سے ہین ۔

(۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس ۔ اسکا حال مثل کان کے ہی جیسے مَا زَیدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ اَفضَلَ مِنکَ ۔

(۸) خبر لای نفی جنس ۔ یہ بھی مسند ہوتی ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیفٌ ۔

یہ خبر اکثر محذوف ہوتی ہے بلکہ بعض قبیلۂ عرب اسکو لاتے ہی نہین (بنو تمیم)

امتحان

(۱) الشمس طلع صحیح ہے یا غلط ۔ اگا ما کان کیون ۔

(۲) مبتدا خبر کن کن باتون مین مشترک ہین ۔

(۳) نکرہ مبتدا ہو سکتا ہے یا نہین ۔

(۴) نائب فاعل کیا ہے ۔

(۵) بہ داء کی ترکیب کیا ہے۔

(۶) خبر جملہ بھی ہوسکتی ہے یا نہین اوسکی مثال کیا ہے۔

(۷) قَامَ الْیَوْمَ زینب مین حالانکہ فاعل مؤنث ہے قام کیون صحیح ہے

(۸) زید مضروب غلامہ کی ترکیب کیا ہے۔

(۹) شبہ فعل سے کیا مراد ہے۔ اور کون کون ہے۔

(۱۰) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مین لا کیسا ہے۔

(۱۱) ضَرَبْتُ ضَرْبًا مین ضربا۔ نائب فاعل ہوسکتا ہے یا نہین

منصوبات

جن اسماء کو نصب دیا جاتا ہے وہ بارہ[12] ہین۔

مفعول[1] مطلق۔ مفعول[2] بہ۔ مفعول[3] لہ۔ مفعول[4] معہ۔ مفعول[5] فیہ۔ حال[6]۔ تمیز[7]۔
خبر کان[8]۔ اسم اِنّ[9]۔ خبر ما و لا مشابہ بلیس[10]۔ اسم[11] لائے نفی جنس۔ مستثنیٰ[12]۔

(۱) **مفعول مطلق**۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آوے اور اوسکے ہم معنی ہو خواہ لفظ مین موافق ہو یا مخالف جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا و قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔

اسکا استعمال تین طریقے سے ہوتا ہے۔

تاکید کے واسطے جیسا مذکور ہوا۔

بیان نوع کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ۔

بیان عدد کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً یا جَلْسَتَیْن یا جَلَسَاتٍ۔

کبھی اسکا فعل حسب قرینہ حذف بھی کردیا جاتا ہے جیسے خَیْرَ مَقْدَمٍ اَلضًا هَنِیْئًا کہ اصل مین قدمت قدوماً خیر مقدم اور آض ایضاً وهنی هنیاً تھا۔

(۲) مفعول بہ وہ ہے جسپر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (یعنی زید کو مارا) یہ اپنے فعل پر مقدم بھی ہو جاتا ہے اور اوسوقت حصر کا فائدہ دیتا ہے جیسے اِیَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین) اسکے فعل کا چند جگہ حذف کرنا واجب ہے۔

اول سماعی جیسے اَهْلًا وَسَهْلًا کہ اصل مین اَتَیْتَ اَهْلًا (تو اپنے اہل مین آیا) وَطِئْتَ سَهْلًا (تو نے زمین ہموار کو طے کیا) تھا

دوسرے منادی وہ ہے جسکو حرف ندا کے ذریعہ سے متوجہ کرنا مقصود ہو اور حروف ندا پانچ ہین۔

اَیْ ہمزہ۔ قریب کے واسطے اَیَا هَیَا بعید کے واسطے

یا مشترک یہ حروف اَدْعُوْا۔ (بلاتا ہوں میں) کے قائم مقام ہوا کرتے ہیں جیسے یَا زَیْدُ کہ اصل میں اَدْعُوْ زَیْدًا تھا۔

پس منادیٰ اصل میں مفعول بہٖ ہے اسکے حالات حسب ذیل ہیں۔

منادیٰ جب مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ یَا رَجُلُ۔

منادیٰ پر جب لام استغاثہ (فریادرسی) آئے تو مجرور ہوگا جیسے یَا لَزَیْدٍ

منادیٰ مستغاث کے آخر میں جب الف بڑھایا جائیگا تو مفتوح ہوگا مگر اوس وقت لام نہ ہوگا جیسے یَا زَیْدَاہُ۔

جب منادیٰ مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ یَا طَالِعًا جَبَلًا یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ۔

جب منادیٰ معرف باللام ہو تو حرف ندا کے ساتھ کبھی اَیُّھَا اور کبھی ھٰذَا اور کبھی دونوں کو زیادہ کرتے ہیں اور منادیٰ کو رفع پڑھتے ہیں جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ یَا ھٰذَا الرَّجُلُ یَا اَیُّھٰذَا الرَّجُلُ۔ مگر لفظ اللّٰہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اوس میں یَا اَللّٰہُ ہی کہینگے۔

جب منادیٰ یائے متکلم کے طرف مضاف ہو تو چند طرح پڑھ سکتے ہیں

یَا غُلَامِی ۔ یَا غُلَامِیْ ۔ یَا غُلَامِ (بحذف یا) یَا غُلَامَا (بابدال یا بالف) یَا غُلَامِیَہ (بزیادتی ہا۔ درحالت وقف) اور یَا اَبِیْ یَا اُمِّیْ کی ی کو تے سے بدلکر جیسے یَا اَبَتِ یَا اُمَّتِ اور ت کے بعد الف یا الف وہا بڑھا کر یَا اُمَّتَا و یَا اَبَتَا ۔ یَا اَبَتَاہُ یَا اُمَّتَاہُ۔

جب منادی علم موصوف بہ ابن ہو اور ابن دوسرے علم کیطرف مضاف ہو تو منادی کو منصوب پڑھنا بہتر ہے اور ابن کو منصوب پڑھنا ضروری ہے جیسے یَا حُسَیْنُ بْنَ رَوْحٍ۔

ترخیم منادی

جب منادی مضاف اور مستغاث اور جملہ نہو تو اوسکے آخر کا حرف حذف کردینا جائز ہے اور اسکو ترخیم کہتے ہین جیسے یَا حَارِثُ کا یَا حَارِ یَا صَاحِبُ سے یَا صَاحِ۔

کبھی حرف ندا کو حذف بھی کردیتے ہین جیسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

کبھی حرف ندا کے عوض آخر مین میم بڑھا دیتے ہین جیسے اَللّٰھُمَّ ۔ مگر یہ قاعدہ لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

تیسرے اضمار لشرط التفسیر یعنی جس اسم منصوب کے بعد فعل

یا شبہ فعل اوس اسم کی ضمیر کے ساتھ اوس طور پر ہو کہ اگر اوسکو مقدم کریں تو اوسکا عامل بن سکے جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ کہ اصل مین ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ تھا۔

چوتھے **مقام تحذیر** (ڈرانا) مین جیسے اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ کہ اس مین اتق مقدر ہے۔

(۳) **مفعول لہ** وہ اسم ہے جو سبب فعل مذکور کا ہو جیسے ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا (یعنی اسکو ادب دینے کے واسطے مارا) وَقَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (مین بہ سبب بزدلی کے لڑائی سے بیٹھ رہا)

(۴) **مفعول معہ** وہ اسم ہے جو اوس واو کے بعد آئے جو معنی مین مَعَ کے ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (آیا جاڑہ جبوں سمیت)

(۵) **مفعول فیہ** وہ ظرف (زمان یا مکان) ہے جسمین فعل واقع ہو۔

ظروف زمان و مکان کی دو قسمین ہین مبہم، محدود۔

مبہم۔ وہ ہے جسکی کوئی حد معین نہ ہو جیسے دھر۔ حین۔ خلف امام۔ محدود۔ وہ ہے جسکی حد معین ہو جیسے۔ یوم لیل۔ دار سوق

ظروف زمان کلا خواہ مبہم ہون یا محدود بتقدیر فی منصوب ہوتے ہین

جیسے سَافَرْتُ دَهْرًا (مین نے زمانہ تک سفر کیا) جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (مین نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اور ظروف مکان سے صرف مبہم بتقدیر فی منصوب ہوجاتا ہی جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ (مین تیرے پیچھے بیٹھا) اور ظرف مکان محدود مین فی کا ظاہر کرنا ضرور ہے جیسے جَلَسْتُ فِي الدَّارِ۔

(۷) حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونون کی ہئیت بیان کرے اور جسکی ہئیت بیان کرے اوسکو ذُوالحَال کہتے ہین جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (آیا زید دران حالیکہ سوار تھا) و ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (مین نے زید کو باندھکر مارا) لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (مین نے زید سے ملاقات کی درانحالیکہ ہم دونون سوار تھے)۔

حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔

ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کردینگے جیسے جَاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ۔

حال اکثر مفرد ہوتا ہی مگر کبھی جملہ بھی جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی

(۷) تمیز وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی پوشیدگی دور ہو جائے
جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (زید نفس کی حیثیت سے اچھا ہے)

(۸) خبر کان اور اوسکے ساتھیون کی یہ مسند ہوا کرتی ہے جیسے
کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا اسکا حکم مثل حکم خبر مبتدا کے ہے مگر جب معرفہ ہو
تو اسم پر مقدم ہو جاتی ہے جیسے کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ۔

(۹) اسم اِنَّ اور اوسکے ساتھیون کا یہ مسند الیہ ہوا کرتا ہے جیسے
اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

(۱۰) اسم لائی نفی جنس۔ یہ مسند الیہ ہوا کرتا ہے جیسے لَاغُلَامَ
رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔

(۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلیس یہ مسند ہوتی ہے اور اوسکی حالت مثل
خبر کان کے ہے اور جب اس ما کے بعد اِنْ بڑھایا جاوے یا بسبب اِلّا کے
نفی جاتی رہے یا خبر مقدم ہو جاوے تو عمل ما کا باطل ہو جاتا ہے جیسے مَا
اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔

(۱۲) مستثنیٰ۔ وہ اسم ہے جو بذریعہ اِلّا یا اوس کے ہم معنی
لفظ کے حکم ماقبل سے خارج کیا جائے اور جس سے

مثلاً الا جاءنی کے اوسکو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ متصل و منقطع۔

متصل وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔

اعراب کی حیثیت سے مستثنیٰ کی چار حالتیں ہیں۔

مستثنیٰ جب منقطع ہو۔ یا متصل ہو اور اِلَّا کے بعد کلام موجب (جسمین نفی یا استفہام نہو) مین واقع ہو۔ یا مستثنیٰ منہ سے مقدم ہو جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ یا بعد خلا۔ وعدا۔ وما خلا و ما عدا او لیس و لا یکون کے واقع ہو تو منصوب ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا۔

اگر مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب مین ہو۔ اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ نصب یا۔ ماقبل کا بدل جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا۔ زَیْدٌ۔

اگر مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام غیر موجب مین ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہو تو اوسکا اعراب موافق عامل کے ہوگا جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ اور اس مستثنیٰ کو مفرغ (خالی) کہتے ہین۔

اگر مستثنیٰ۔ غیر۔ یا سویٰ۔ یا حاشا کے بعد آوے تو مجرور ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ۔ اور خود غیر کا اعراب سب حالتین مستثنیٰ بہ اِلّا کا سا ہوگا۔

مجرورات

جن اسمون کو زیر دیا جاتا ہے۔ وہ صرف وہی اسماء ہین جنکی طرف کسی چیز کی نسبت بواسطہ حرف جر کے دیگئی ہو پس اگر حرف جر ظاہر مین موجود ہے تو اوسکو جار مجرور کہتے ہین جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ اگر حرف جر پوشیدہ ہو تو اوسکو **مضاف مضاف الیہ** کہتے ہین جیسے غُلَامُ زَیْدٍ کہ اصل مین غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا اسیوجہ سے مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف عامل کے موافق کبھی منصوب کبھی مجرور۔ کبھی مفتوح۔

اس ترکیب کا نام اضافت ہے اور اس مین شرط ہے کہ مضاف

تنوین اور الف لام اور نون تثنیہ وجمع سے خالی ہو۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ معنویہ۔ لفظیہ۔

اضافت معنویہ۔ وہ ہے کہ مضاف وہ صفت (اسم فاعل وغیرہ) نہو جسکی اضافت اپنے معمول (فاعل مفعول) کی طرف دیگئی ہو۔

اسکا فائدہ یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہوجاتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

اور اگر نکرہ ہو تو تخصیص آجاتی ہے جیسے غُلَامُ رَجُلٍ اسکی تین قسمیں ہیں۔ بیانیہ۔ ظرفیہ۔ لامیہ۔

اضافت بیانیہ وہ ہے جسمیں مضاف الیہ جنس مضاف سے ہو اور اسمیں مِنْ پوشیدہ ہوتا ہے جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ کہ اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ تھا۔

اضافت ظرفیہ وہ ہے جسمیں مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو اور اسمیں فِیْ مقدر ہوتا ہے جیسے مَاءُ الْکُوْزِ کہ اصل میں مَاءٌ فِی الْکُوْزِ تھا۔

اضافت لامیہ وہ ہے جسمیں مضاف الیہ نہ مضاف کا جنس ہو اور نہ ظرف اور اسمیں لام مقدر ہوتا ہے جیسے مَالُ زَیْدٍ کہ اصل میں اَلْمَالُ لِزَیْدٍ تھا۔

اضافت لفظیہ۔ وہ ہے جسمین صفت اپنے معمول کیطرف مضاف ہو جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ۔

اسکا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے۔ نہ تعریف و تخصیص۔

امتحان

(۱) مفعول مطلق کی کے قسمین ہین۔ اور آخر کی دونون قسمون مین کیا فرق ہے

(۲) یَا زَیْدُ۔ کلام ہے یا نہین۔ ترکیب کیا ہے۔

(۳) یا محمد بن عبد اللہ کا اعراب کیا ہوگا۔

(۴) کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ مین کُلّ کو زبر کیون ہے۔

(۵) ذو الحال نکرہ ہوتا ہے یا نہین۔ اگر ہو تو اوسپر کیا اثر مترتب ہوتا ہے۔

(۶) خبر کان اور خبر مبتدا مین کیا فرق ہے۔

(۷) مَا قَامَ اِلَّا عَلِیٌّ مین علی کا اعراب کیا ہے اور کیون۔

(۸) مِدَادُ الْعُلَمَاءِ۔ دِمَاءُ الشُّهَدَآءِ مین کچھ فرق ہو یا نہین

(۹) اضافت لفظیہ کا فائدہ کیا ہے۔

(۱۰) اِیَّاکَ اَنْ تَحْذِفَ کی کیا ترکیب ہے۔

(۱۱) مَا اَکَلْتُ فَاءً فَقَط کی ترکیب کہو۔

(۱۲) ما رایتُ غیرَ زید۔ مین غیر کو کیا پڑہین گے۔

(۱۳) استوی الماءُ والخشبةَ مین الخشبة کو کیا پڑہین گے۔

(۱۴) جلستُ سوقاً کہنا جائز ہے یا نہین۔

توابع

وہ اسما ہین جو اپنے اعراب مین ما قبل کے پابند ہون۔ اور اسکی پانچ قسمین ہین۔ نعت۔ عطف بالحرف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔

نعت

نعت (صفت) ایسا تابع ہے جو اوس وصف کو بیان کرے جو خود موصوف یا اوسکے متعلق مین پایا جاتا ہو جیسے جاءَنِی رجلٌ عالِمٌ۔ جاءَنِی رجلٌ عالِمٌ ابوہُ۔

پس معلوم ہوا کہ صفت کی دو قسمین ہین۔ صفت بحال موصوف۔ صفت بحال متعلق موصوف۔

پہلی قسم مین صفت و موصوف مین باہم دس چیزون مین مطابقت ضروری ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ افراد۔ تثنیہ۔ جمع۔ مذکر۔ تانیث جیسے جاءَنِی رجلٌ عالِمٌ۔ رجلانِ عالِمانِ۔ رجالٌ

عَالِمُوْنَ۔ زَیْدُنِ الْعَالِمُ۔ اِمْرَءَةٌ عَالِمَةٌ۔

دوسری قسم مین صرف پہلی پانچ چیزین ہین جیسے جاءتنی امرءة قاتل زوجہا۔

فائدہ

موصوف صفت جب دونون نکرہ ہون تو موصوف کی تخصیص ہوتی ہے جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ اگر دونون معرفہ ہون تو فقط توضیح ہوتی ہے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْفَاضِلُ۔

نکرہ کی صفت کبھی جملہ خبریہ بھی ہوتی ہے پس جملہ مین ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کیطرف پھرے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ اَبُوْہُ۔

ضمیر کبھی موصوف یا صفت واقع نہین ہوتی۔ دونون اسم ظاہر ہی ہوتے ہین۔

عطف بالحروف

عطف بالحروف۔ ایسا تابع ہے جسکی طرف اوس چیز کی نسبت بعینہ کیجائے جسکی نسبت متبوع کیطرف کیگئی ہے۔ اور حرف عطف کے بعد واقع ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو پہلے کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ہین

ضمیر مرفوع متصل پر عطف صحیح نہین مگر جب اوسکی ضمیر منفصل سے تاکید کردین یا معطوف معطوف علیہ کے درمیان کوئی فاصل آجائے جیسے

ضَرَبْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ وَ ضَرَبْتُ الْیَوْمَ وَ زَیْدٌ۔

جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو حرف جار کا اعادہ ضروری ہے جیسے مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَیْدٍ مگر بضرورت جیسے صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ

تاکید

تاکید۔ ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کے ثبوت یا اوسکے افراد کے شمول حکم کے لئے آتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں لفظی و معنوی۔

تاکید لفظی۔ وہ ہے جسمیں لفظ مکرر ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ جَاءَ جَاءَ زَیْدٌ۔

تاکید معنوی۔ وہ ہے جو نفس عین۔ کِلَا۔ کل۔ اجمع۔ ہیں سے کسی ایک کے ساتھ ہو نفس عین۔ واحد تثنیہ جمع۔ تینوں کیلئے باختلاف صیغہ وضمیر آتا ہے۔ مگر تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ بھی لانا جائز ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ۔ وَالزَّیْدَانِ نَفْسَاهُمَا وَ اَنْفُسُهُمَا وَالزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ۔ وَقَامَتْ هِنْدٌ نَفْسُهَا وَ هِنْدَانِ نَفْسَاهُمَا وَ اَنْفُسُهُمَا وَ هِنْدَاتٌ اَنْفُسُهُنَّ۔ اسی طرح عَیْنُهٗ عَیْنُهَا۔ عَیْنَاهُمَا۔ اَعْیُنُهُمَا۔ اَعْیُنُهُمْ۔ اَعْیُنُهُنَّ۔

کِلَا۔ خاص مثنی کے واسطے ہے جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا۔

اور مؤنث میں تا زیادہ کیجائیگی جیسے جَاءَتِ الْمَرْءَتَانِ کِلْتَاهُمَا۔

کل باختلاف ضمیر۔ اور اجمع باختلاف صیغہ واحد وجمع کے واسطے

مستعمل ہیں جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ۔ وَ قَامَتِ

النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ۔

اَبْتَعُ۔ اَكْتَعُ۔ اَبْصَعُ بھی تاکید کے لئے آتے ہیں مگر یہ سب اَجْمَعُ

کے تابع ہیں کہ بغیر اوسکے انکا استعمال جائز نہیں جیسے جَاءَ النَّاسُ

اَجْمَعُونَ اَبْتَعُونَ اَكْتَعُونَ۔ اَبْصَعُونَ۔

جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کرنی چاہیں تو پہلے ضمیر منفصل

سے اسکی تاکید کرلینی ضروری ہے جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ

نَفْسُكَ۔

کل اور اجمع سے تاکید اوسی چیز کی ہوسکتی ہے جسکے ٹکڑے ہوسکیں

جیسے اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ اَجْمَعَ۔

بدل

بدل ایسا تابع ہے کہ جس چیز کی نسبت اوسکے متبوع کیطرف کیگئی ہو

اوس سے بالذات یہی مقصود ہو۔ اسکے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہین۔
اسکی چار قسمین ہین۔ بدل الکل۔ بدل البعض۔ بدل الاشتمال۔ بدل الغلط۔
بدل الکل وہ ہے جسمین بدل اور مبدل منہ کا مدلول (معنی) ایک ہو
جیسے جاءنی زیدٌ اخوک۔
بدل البعض وہ ہے جو مبدل منہ کا جز ہو جیسے ضربت زیداً راسہٗ۔
بدل الاشتمال وہ ہے جسکا مدلول مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہو جیسے
سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ۔
بدل الغلط وہ ہے کہ سبقت لسانی کی وجہ سے کوئی لفظ غلط مونہہ
سے نکل جائے اوسکے بعد آوے جیسے جاء زیدٌ جعفرٌ۔
جب مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو اوسکی صفت لانی ضرور ہے جیسے
بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ اور اسکے عکس یا متجانسین مین ضروری نہین ہے۔

عطف بیان

عطف بیان۔ ایسا تابع ہے جو صفت کے علاوہ اپنے متبوع کی توضیح
کرے اور یہ اکثر کنیت اور علم ہوتے ہے جو مشہور زیادہ ہو ہوا کرتا ہے
جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ۔ قام عبد اللّٰہ ابن عباس۔

امتحان

(۱) صفت کی کے قسمین ہین پہلی قسم مین کیے چیز کی مطابقت ضروری ہے

(۲) جاءتنی امرءة عالم ابنہا کی ترکیب صحیح ہے یا غلط۔

(۳) جئتُ وزیدٌ۔ صحیح ہے یا غلط۔

(۴) جَاءَ الزَّیْدُوْنَ نَفْسُہَا۔ جَاءَنِیَ الْقَوْمُ اَکْتَعَ۔ کہنا صحیح ہے یا نہین۔

(۵) صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کی ترکیب کہو۔

(۶) اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ رَاسَہَا۔ کی ترکیب کیا ہے۔

(۷) کینت اور علم مین کیا فرق ہے۔

(۸) جسوقت موصوف صفت دونون نکرہ ہون تو کیا فائدہ ہوتا ہے۔

(۹) بدل کی صفت کس وقت لاتے ہین۔

(۱۰) ضمیر جب موصوف ہو تو اوسکی صفت کیا ہوگی۔

(۱۱) مررت بہ وزید صحیح ہے یا غلط۔

اسمائے عاملہ

اسماء عاملہ کی نو قسمین ہین۔ اسماء کنایہ۔ اسماء افعال۔ اسماء شرطیہ

اسمائے شرطیہ - اسمائے عدد - مصدر - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہ - اسم تفضیل - ان آخری پانچون اسماء کو شبہ فعل کہتے ہین -
اسمائے کنایہ - اسمائے افعال - ان دونون اسماء کا بیان تفصیلاً ہو چکا ہے
اسمائے شرطیہ - وہ اسما جو اِنْ کے معنی مین دو فعل پر داخل ہوتے ہین اور ان دونون مین کا پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے - پہلے فعل کا نام شرط - دوسرے کا جزا ہے پس اگر دونون فعل یا پہلا فعل مضارع ہو تو مضارع مین جزم ضروری ہے - اور اگر پہلا فعل ماضی ہو اور دوسرا مضارع تو جزم و رفع دونون جائز ہین -
وہ نو ہین مَنْ - مَا - مَهْمَا - اَيٌّ - حَيْثُمَا - اِذْمَا - مَتٰى - اَيْنَمَا - اَنّٰى -
مَنْ - اَيٌّ - (جو شخص) انکا استعمال خاص صاحبان عقل کیواسطے ہے - اور اَيٌّ کے لئے اضافت ضروری ہے جیسے مَنْ يُكْرِمْنِىْ اُكْرِمْهُ (جو شخص میرا اکرام کریگا مین اوسکا اکرام کرونگا) اَيُّهُمْ يَضْرِبْنِىْ اَضْرِبْهُ (جو شخص مجھکو ماریگا مین اوسکو مارونگا)
مَا - اِذْمَا (جو چیز) انکا استعمال غیر ذوی العقول کیلئے خاص ہے جیسے مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ یا اِذْمَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ (جو چیز تو خریدیگا مین

رہ دون گا)

ھُمَا۔ مَتیٰ۔ یہ دونو خاص زمانہ کیواسطے مستعمل ہین۔ جیسے

ھُمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ مَتیٰ تَذْھَبْ اَذْھَبْ (تو جس وقت

لئے گا مین جاؤن گا)

حَیْثُمَا۔ اَیْنَمَا۔ اَنّیٰ۔ یہ تینون مکان کیواسطے خاص ہین جیسے

یثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (تو جس جگہ بیٹھے گا مین بیٹھون گا) اَیْنَمَا تَمْشِ

مْشِ (تو جہان چلیگا مین چلونگا) اَنّیٰ تَکُنْ اَکُنْ (تو جہان ہوگا مین بھی ہونگا)

اسماے عدد

کے اصول بارہ الفاظ ہین۔ واحد۔ اثنان۔ ثلثہ۔ اربعہ۔ خمسہ۔ ستہ۔ سبعہ

ثمنیہ۔ تسعہ۔ عشرہ۔ مائتہ۔ الف۔ انہین الفاظ سے کل اعداد ترکیب

پاکر بنتے ہین۔

احد اور اثنان مین موافق قیاس یعنی مذکر کے لئے مذکر اور مونث کیلئے

مونث کا صیغہ آتا ہے جیسے واحد اور اثنان (مذکر کے لئے) واحدۃ

ثنتان۔ ثنتان۔ (مونث کے لئے)۔

ین سے دس تک خلاف قیاس یعنی مذکر کے لئے مونث اور مونث کیلئے

مذکر کا صیغہ آتا ہے جیسے ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ (تین مرد) ثَلٰثُ نِسَاءٍ[1] (تین عورتیں)۔

گیارہ۔ بارہ میں موافق قیاس جیسے (اَحَدَ عَشَرَ اِثْنَا عَشَرَ مرد کیلئے اور اِحْدٰی عَشْرَۃَ۔ اِثْنَتَا عَشْرَۃَ۔ (عورت کے لئے)۔

تیرہ ۱۳ سے اونیس ۱۹ تک مذکر کے واسطے پہلا جز مؤنث اور دوسرا مذکر اور مؤنث میں اسکے خلاف جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا (تیرہ مرد) ثَلٰثَ عَشْرَۃَ امْرَءَۃً (تیرہ عورتیں)۔

اسکے بعد اگر صرف دہائیاں یا سیکڑا یا ہزار ہے تو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے ایکسان استعمال ہوگا جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا عِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً مِائَۃُ رَجُلٍ۔ مِائَۃُ اِمْرَءَۃٍ اَلْفُ رَجُلٍ۔ اَلْفُ اِمْرَءَۃٍ۔

اور اگر اکائیاں بھی ساتھ ہیں تو واحد و اثنان موافق قیاس ہوگا اور باقی خلاف قیاس۔ اور دہائی دونوں کیواسطے ایکسان اور اکائی دہائی کے درمیان واو عاطفہ بڑھانا ہوگا جیسے وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا و ثَلٰثَۃٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا۔

[1] نساء امرءۃ کی جمع ہے جسطرح اولو ذو کی ایسے جمع کو من غیر لفظہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً۔ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً ثَلٰثٌ

وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً۔

اگر چند اعداد کے استعمال کی ضرورت ہو تو ہزار کو سیکڑے پر اور سیکڑے کو اکائی پر اور اکائی کو دہائی پر مقدم کرنا ہوگا جیسے عِنْدِیْ اَلْفٌ وَ

مِائَۃٌ وَوَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ دِرْھَمًا۔

واحد اور اثنین کے لئے تمیز کی ضرورت نہین ہے بلکہ یون کہا جائے گا

رَجُلٌ رَجُلَانِ اِمْرَءَۃٌ۔ اِمْرَءَتَانِ باقی اعداد مین تمیز کی

ضرورت ہے اور اسکی تین حالتین ہین۔

تین سے دس تک کی تمیز مجموع مجرور آتی ہے جیسے ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ

ثَلٰثُ نِسْوَۃٍ۔

اور گیارہ سے ننانوے تک کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے جیسے

اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اِمْرَءَۃً علی ہذا القیاس

اور الف و مائۃ اور اونکے تثنیہ و جمع کی تمیز مفرد مجرور جیسے

مِائَۃُ رَجُلٍ۔ مِائَتَا رَجُلٍ مِاٰتُ رَجُلٍ۔ اَلْفُ رَجُلٍ۔ اَلْفَا رَجُلٍ

اٰلَافُ رَجُلٍ۔

ممیز از عدد برکہ جہت دان　ز کہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
ز دہ تا صد ہمہ منصوب مفرد　ز صد برتر ہمہ فرد است و مجرور

مصدر

وہ اسم ہے جو حدث پر دلالت کرے اور اوس سے افعال و اسما بنائے جائیں جیسے ضَرْبٌ نَصْرٌ۔

جب مفعول مطلق نہو تو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے یعنی اگر لازم سے ہے تو فقط فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ۔

اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا مصدر کا استعمال اگرچہ اس طریقہ پر اولی ہے مگر اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے اور اضافت کبھی فاعل کی طرف ہوتی ہے جیسے کَرِھْتُ ضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًوا۔ اور کبھی مفعول کیطرف جیسے کَرِھْتُ ضَرْبَ عَمْرٍو زَیْدٌ۔

اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے جو اوس ذات پر دلالت کرے جسکے ساتھ فعل حدوث کے طور پر قائم ہو۔ اوسکا صیغہ ثلاثی مجرد سے اکثر فاعل کے وزن پر

اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر بجائے حرف مضارع میم مضموم اور ماقبل آخر مکسور جیسے نَاصِرٌ مُسْتَخْرِجٌ۔

یہ اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے۔ بشرطیکہ حال یا استقبال کے معنی میں مستعمل ہو اور اُسکے قبل امور ذیل میں سے کوئی امر پایا جاے۔ مبتدا جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ ذوالحال جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْہُ عَمْرًا۔ موصول جیسے مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوْہُ عَمْرًا۔ ہمزہ استفہام جیسے اَقَائِمٌ زَیْدٌ۔ حرف نفی جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔

اور اگر بمعنی ماضی ہو تو اضافت ضروری ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ۔ اور جب اسم فاعل پر الف لام تعریف آجائے تو ہر زمانہ کیلئے یکساں ہے جیسے زَیْدُنِ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا اَلْاٰنَ اَوْغَدًا اَوْ اَمْسِ

اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو یہ فعل ثلاثی مجرد سے اکثر مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے مثل اسم فاعل کے بفتح ماقبل آخر جیسے مَنْصُوْرٌ مُسْتَخْرَجٌ۔

یہ بھی اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے۔ بشرطیکہ امور مذکورہ سے کوئی امر اسکے

ما قبل بھی پایا جائے جیسے زَیْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُہٗ۔

صفت مشبہ

وہ اسم مشتق ہے جو اوس ذات پر دلالت کرے جسکے ساتھ فعل بطور ثبوت (پائیداری کے ساتھ) قائم ہو۔ یہ ہمیشہ فعل لازمی ہی سے مشتق ہوتا ہے۔ اور بخلاف صیغہ اسم فاعل و اسم مفعول کے آتا ہے جیسا کہ کتاب الصرف مین مذکور ہوا۔

یہ بھی اپنے فعل لازم کا عمل کرتا ہے۔ بشرطیکہ امور مذکورہ سے کوئی امر اسکے قبل بھی پایا جائے جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ

اسم تفضیل

وہ اسم مشتق ہے جو موصوف پر بہ نسبت غیر کے زیادتی کے ساتھ دلالت کرے اور اسکا صیغہ سوائے اوس ثلاثی مجرد کے جسمین رنگ و عیب کے معنی ہون دوسرے سے نہین آتا اور اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ اسم فاعل ہی کے معنی مین مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتا ہے اور اسکا معمول (فاعل) ہمیشہ ضمیر ہی ہوا کرتا ہے۔ اسکا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے:

۱ باضافت۔ اسصورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے ضروری نہیں ہے بلکہ ہر حالت میں مفرد مذکر لایا جاتا ہے جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ وَالزَّیْدَانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ وَاَفْضَلَا الْقَوْمِ۔

۲ بالف لام تعریف۔ اسصورت میں مطابقت ضروری ہے جیسے جَاءَنِی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ وَالزَّیْدَانِ الْاَفْضَلَانِ وَهِنْدُنِ الْفُضْلٰی۔

۳ بہ مِن۔ اسصورت میں اسم تفضیل کا مفرد مذکر ہونا ضروری ہے جیسے زَیْدٌ وَهِنْدٌ وَالزَّیْدَانِ وَالْهِنْدَانِ وَالزَّیْدُوْنَ وَالْهِنْدَاتُ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

امتحان

(۱) خمس رجال صحیح ہے یا نہیں۔

(۲) مَا اور مَنْ میں کیا فرق ہے۔

(۳) مهما اور حیثما میں معنیً کچھ فرق ہے یا نہیں۔

(۴) مَن ضَرَبْتَ اَضْرِبْ میں اضرب کو کیا اعراب پڑھیں گے۔

(۵) اگر چند عدد کے استعمال کی ضرورت ہو تو کیا کرتے ہیں۔

(۶) مصدر کے عامل ہونے کے کیا کیا شرائط ہیں۔

(۷) اسم فاعل و صفت مشبہ میں کیا فرق ہے۔

(۸) اسم تفضیل کا ہر حالت میں مفرد مذکر لانا ضروری کب ہے۔

(۹) اسم فاعل کے عامل ہونے کی کیا شرطیں ہیں۔

(۱۰) جَاءَنِیْ زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا۔ کی ترکیب کیا ہے۔

(۱۱) اونیس عورتیں بہتر مرد کی عربی بتاؤ۔

(۱۲) ایک لاکھ کس طرح کہا جائے گا۔

(۱۳) اسم مفعول کے قبل ذو الحال واقع ہونے کی مثال کیا ہے۔

(۱۴) جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ۔ کس چیز کی مثال ہے۔

افعال عاملہ

فعل کی تعریف و تقسیم کتاب الصرف میں معلوم ہو چکی ہے فعل معروف لازم ہو یا متعدی۔ فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ اسمونکو نصب مفعول مطلق۔ فیہ۔ لہٗ۔ معہٗ۔ حال۔ تمیز۔

اور فعل متعدی علاوہ انکے مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے اور فعل لازم کا اثر اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا اور فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی کو نصب جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِهٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَةَ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے

کہ کوئی فعل بغیر عامل نہین ہوتا۔

افعال ناقصہ

وہ افعال جو اپنے فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ انکے فاعل کی صفت بیان کرنی ضرور ہے اسیوجہ سے انکو ناقصہ کہتے ہین۔

انکے فاعل کو اسم اور اوس صفت کو خبر کہتے ہین۔

اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہین جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ اور یہی حکم اونکے مصادر و مشتقات کا بھی ہے یہ تیرہ ہین۔

کَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ مَازَالَ۔ مَافَتِئَ۔ مَابَرِحَ۔ مَاانْفَكَّ۔ مَادَامَ۔ لَیْسَ۔

کَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی مین ثابت کرنے کے لئے آتا ہے دوامًا جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۔ یا منقطعًا جیسے کَانَ زَیْدٌ شَابًّا۔ اور کبھی تامہ اور زائدہ بھی ہوتا ہے۔

صَارَ انتقال کے واسطے آتا ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا۔

اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ کسی واقعہ کے اِن اوقات مین ہونیکی خبر دیتے ہین جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ ذَاکِرًا۔ (صبح کو زید ذاکر ہوا)

اَمْسیٰ زَیْدٌ غَنِیًّا (شام کو زید غنی ہوا) اَضْحٰی زَیْدٌ فَقِیْرًا (وقت چاشت زید فقیر ہوا) ظَلَّ زَیْدٌ کَاتِبًا (دنکو زید کاتب ہوا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (رات کو زید سوتا رہا)۔

مَازَالَ۔ مَا فَتِئَ۔ مَا بَرِحَ۔ مَا انْفَكَّ۔ اپنے اسم کے استمرار خبر کے لئے آتے ہین جیسے مَازَالَ زَیْدٌ اَمِیْرًا (زید ہمیشہ امیر رہا)

مَادَامَ کسی امر کے ثبوت کے واسطے جب تک اوسکی خبر اسم کے لئے ثابت ہوا آتا ہے جیسے اَقُوْمُ مَادَامَ الْاَمِیْرُ جَالِسًا (مین کھڑا ہون جب تک امیر بیٹھا ہے۔

لَیْسَ۔ زمانہ حال مین معنی جملہ کے نفی کے واسطے آتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہین ہے)۔

افعال قلوب

وہ افعال جنکا تعلق دل سے ہے۔ اور اعضا کو کوئی سروکار نہین ہے۔ جیسے عَلِمْتُ۔ رَاَیْتُ۔ وَجَدْتُ۔ یقین کے لئے۔

ظَنَنْتُ۔ حَسِبْتُ۔ خِلْتُ شک کے لئے۔

زَعَمْتُ دونون مین مشترک ہے۔

تنبیہ

یہ افعال مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو بنابر مفعولیت کے نصب دیتے ہیں جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

ان کے دو مفعولوں میں سے ایک کا حذف جائز نہیں ہے پس عَلِمْتُ زَیْدًا کہنا جائز نہیں ہے۔

اگر یہ افعال دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں یا موخر ہوجائیں تو ابطال عمل جائز ہے جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ یا زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

اگر استفہام۔ یا نفی۔ یا لام ابتدا کے قبل واقع ہوں تو عمل باطل ہوجائے گا جیسے عَلِمْتُ أَزَیْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو۔ وعَلِمْتُ مَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ و عَلِمْتُ لَزَیْدٌ مُنْطَلِقٌ۔

انکے فاعل و مفعول ایک ہی شئی کی ضمیر متصل ہوسکتے ہیں جیسے عَلِمْتُنِیْ مُنْطَلِقًا

افعال مقاربہ

وہ افعال جو اپنے فاعل کے لئے خبر کو قریب کردینے پر دلالت کرتے ہیں اور یہ مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں یہ سات ہیں۔

عسیٰ۔ کادَ۔ کرُبَ۔ اَوشَکَ۔ طَفِقَ۔ جَعَلَ۔ اَخَذَ۔

عَسیٰ امید کے واسطے آتا ہے اور یہ فعل جامد ہے کہ سوائے ماضی کے دوسرا صیغہ مستعمل نہین ہوتا اور اسکی خبر مضارع اَنْ کے ساتھ ہوتی ہے جیسے عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَّقُوْمَ۔

کَادَ۔ قریب کے واسطے آتا ہے۔ اسکی خبر اکثر مضارع بغیر اَن کے ہوتی ہے جیسے کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ۔

کَرُبَ۔ طَفِقَ۔ جَعَلَ۔ اَخَذَ۔ یہ سب شروع کیواسطے اور اوشک معنی مین جلدی اور قریب کے آتا ہے۔ اور ان کا استعمال مثل کَادَ کے ہوتا ہے جیسے کَرُبَ زَیْدٌ یَکْتُبُ۔

افعال تعجب

وہ افعال جو اظہار تعجب کے لئے وضع کے گئے ہین۔

یہ اونہین افعال سے بنتے ہین جنسے اسم تفضیل بنتا ہے۔

اسکے دو صیغے ہین مَا اَفْعَلَہٗ۔ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا ما بمعنی اَیُّ شَیْءٍ ہے اور اَحْسَنَ کی ضمیر فاعل ہے اور اسم ما بعد اوسکا مفعول ہے۔

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ اَحْسِنْ۔ صیغہ امر بمعنی ماضی ہے اور زَیْد اوسکا فاعل اور ب جارہ زاید ہے۔

افعال مدح و ذم

وہ افعال جو توصیف یا مذمت کے لئے موضوع ہیں۔ چار ہیں۔ حَبَّذَا۔ نِعْمَ۔ مدح کے لئے۔ بِئْسَ۔ سَاءَ۔ ذم کے لئے جسکی تعریف کیجائے اوسے مخصوص بالمدح اور جسکی مذمت کیجایئے اوسے مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

حَبَّذَا۔ مرکب ہے۔ حَبَّ فعل ماضی۔ ذَا سے جو اوسکا فاعل ہے اور اسم مابعد مخصوص بالمدح ہے جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ۔

نِعْمَ۔ اسکا فاعل اکثر معرف باللام یا مضاف بہ معرف باللام ہوتا ہے جیسے۔ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ۔ اس میں زید مخصوص بالمدح ہے۔

کبھی اسکا فاعل ضمیر ہوتی ہے۔ مگر اوسوقت اوسکی تمیز نکرہ۔ منصوب یا ما سے لانا ضروری ہے جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ۔ نِعِمَّا ہِیَ۔ (نعم شیٔ ھی)

بِئْسَ۔ سَاءَ۔ کا استعمال مثل نعم کے آتا ہے جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَمْرٌو۔ بِئْسَ رَجُلًا عَمْرٌو۔

امتحان

(۱) کون فعل غیر عامل ہوتا ہے۔

(۲) فعل لازم مفعول معہ کو نصب دیتا ہے یا نہیں۔

(۳) کَانَ زَیْدٌ صحیح ہے یا غلط۔

(۴) لَیْسَ عَلَیْهَا سَبِیْلٌ کی ترکیب کیا ہے۔

(۵) ظَنَنْتُكَ۔ صحیح ہے یا نہیں۔

(۶) افعال قلوب کا عمل کس وقت باطل ہوجاتا ہے۔

(۷) عَسٰی کا مضارع متکلم کیا ہوگا۔

(۸) طَفِقَ۔ اَخَذَ۔ میں کیا فرق ہے۔

(۹) مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ کی ترکیب کیا ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُ نِعْمَ الرَّبُّ وَمُحَمَّدٌ نِعْمَ الرَّسُوْلُ کی کیا ترکیب ہوگی

(۱۱) نِعْمَ کے بعد تمیز منصوب کی کسوقت ضرورت ہوتی ہے

(۱۲) عَلِمْتُكَ عَالِمًا۔ کیسی ترکیب ہے۔

(۱۳) خُضْر مؤنث (سبزی) کا اسم تفضیل کیا ہوگا۔

(۱۴) بِئْسَ کا فاعل اکثر کیسا ہوتا ہے۔

حروف عاملہ

حرف کی تعریف کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے۔ انکی سات قسمیں ہیں

حروف جر

وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر زیر دیتے ہیں سترہ ہیں۔

باؔ وتاؔ وکافؔ ولامؔ وواوؔ ومُنْذُ ومُذْ خلا رُبَّ حاشا مِنْ عدا فِی عَنْ عَلیٰ حَتّیٰ اِلیٰ

جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ زَیْدٌ فِی الدَّارِ اِلیٰ غَیْرِ ذٰلِکَ۔

با چند معنی کے لئے آتی ہے۔ الصاق جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ تعلیل جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ
اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ۔ مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ
مقابلہ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِدِرْھَمٍ۔ تعدیہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ
ظرفیت جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ اور کبھی زائد ہوتی ہے جیسے کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا
تا قسم کے لئے آتی ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے جیسے
تَاللّٰہِ زَیْدٌ قَائِمٌ۔

کاف۔ تشبیہ کے لئے آتا ہے جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔

لام۔ اختصاص کے لئے آتا ہے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔ اور کبھی تعلیل کے لئے جیسے ضَرَبْتُهٗ لِلتَّادِیْبِ۔ اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لَکُمْ۔

واؤ۔ قسم کے لئے آتا ہے اور اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے جیسے کَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ۔

مُنْذُ۔ مُذْ۔ ابتدائے زمانہ ماضی کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَاَیْتُهٗ مُذْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اَوْ مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

خَلَا۔ عَدَا۔ حَاشَا۔ استثنا کے لئے آتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ وَعَدَا زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ۔

رُبَّ۔ تقلیل کے لئے آتا ہے اور اکثر نکرہ موصوفہ پر داخل ہوتا ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُهٗ۔

مِنْ۔ ابتدائے غایت۔ تبیین۔ تبعیض کے لئے آتا ہے۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

وَاَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔ اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے جیسے مَاجَاءَ نِیْ مِنْ اَحَدٍ۔

فِیْ ظرفیۃ کے لئے آتا ہے جیسے اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ اور کبھی بمعنی علیٰ جیسے لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔

عَنْ۔ مجاوزۃ کے لئے آتا ہے جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ اِلَی الصَّیْدِ۔

عَلٰی۔ استعلا کے لئے آتا ہے جیسے زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ۔

حَتّٰی۔ انتہاء غایت کیلئے آتا ہے۔ اور صرف اسم ظاہر پہ داخل ہوتا ہے جیسے نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ اور بمعنی مع جیسے اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسِھَا

اِلٰی۔ یہ بھی انتہائے غایت کے لئے ہے جیسے سِرْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ۔

حروف مشبہ بالفعل

چھ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لَیْتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ۔

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

جب ان حروف پر ما داخل ہو تو عمل سے باز رہتے ہیں جیسے

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔

اِنَّ۔ کلام میں تغیر نہیں واقع کرتا بلکہ جملہ کی تاکید کرتا ہے۔

اَنَّ۔ مع اپنے مابعد کے حکم مفرد میں ہوتا ہے۔ اسیوجہ سے اِنَّ ابتدائے کلام میں اور بعد قول و اسم موصول کے اور جبکہ خبر پر لام تاکید ہو۔ آتا ہے۔ اور اَنَّ جبکہ فاعل۔ یا مفعول۔ یا مبتدا۔ یا مضاف الیہ۔ یا مجرور ہو یا بعد لو۔ یا لولا کے واقع ہو۔ آتا ہے تمامی جملہ کے بعد جب انکے اسم پر عطف کیا جائے تو معطوف کو رفع و نصب دونوں جائز ہے۔

کَاَنَّ۔ تشبیہ کے لئے آتا ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا الْاَسَدُ یہ کاف حرف جار اور اَنَّ سے ملکر بنتا ہے۔

لٰکِنَّ۔ استدراک (دفع توہم جو جملہ سابق سے پیدا ہوا ہو) کیواسطے آتا ہے۔ اسیوجہ سے دو جملوں کے درمیان آتا ہے جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ۔

لَیْتَ۔ آرزو کے لئے آتا ہے جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ۔

لَعَلَّ۔ امید کے لئے آتا ہے جیسے لَعَلَّ زَیْدًا کَاتِبٌ۔

اُن دونوں میں فرق یہ ہے کہ لَعَلَّ فقط امر ممکن کے واسطے آتا ہے اور لیت ممکن و محال دونوں کے واسطے۔ اسی وجہ سے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ۔ کہنا جائز ہے اور لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ کہنا جائز نہیں ہے۔

ما و لا مشابہ بلیس

یہ دونوں حرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔

جب خبر مقدم ہوجائے یا ما کے بعد اِنْ آجائے یا خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو تو عمل باطل ہوجاتا ہے جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ۔ کبھی لا کے بعد ت آتی ہے تو وقت کے معنی کے لئے خاص ہوجاتا ہے جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

لائے نفی جنس

یہ حرف نفی جنس اسم نکرہ کے لئے آتا ہے۔ اور اسم کو نصب بغیر تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

اسکا اسم اکثر نکرہ مضاف یا مشابہ بمضاف ہوتا ہے جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔ لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَکَ۔

اگر نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتح ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ

اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو تو تکرار لا دوسرے معرفہ کے ساتھ

اور اسکے عمل کا باطل کرنا لازم ہوگا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو

اور اگر لا اور نکرہ مفرد دونوں مکرر ہوں تو اوسے پانچ طرح پڑھنا

جائز ہے جیسے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (۱) دونوں کو فتحہ

(۲) دونوں کو رفع (۳) فتح اول و رفع ثانی (۴) رفع اول و فتحہ

ثانی (۵) فتحہ اول و نصب ثانی۔

حروف ندا

ان کا تفصیلی بیان بحث منادے میں گذر چکا ہے۔

حروف ناصب فعل مضارع

جو حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں چار ہیں۔ اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ

اِذَنْ۔ اَنْ۔ مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے

اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ ای اُرِیْدُ قِیَامَکَ۔ اسیوجہ سے اَنْ مصدریہ کہتے ہیں

جو اَنْ عَلِمَ کے بعد مضارع پر داخل ہو وہ نصب نہیں کرتا کیونکہ مخففہ

اَنْ کا ہے جیسے عَلِمْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ۔ اور بہ حتی۔ لام حجد
اَوْ بمعنی الی ان۔ واؤ صرف لام کی۔ فا کے بعد مقدر ہوتا ہے
لَن۔ مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے
لن ترانی (تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا)۔
کَی۔ کسی کام کے بیان سبب کے لئے آتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ
کَے اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔
اِذَنْ۔ اکثر کسی کلام کے جواب میں آتا ہے جیسے اِذَنْ اُکْرِمُکَ
اوس شخص کے جواب میں جو کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا۔

حروف جازم فعل مضارع

جو حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ پانچ ہیں۔
لَمْ۔ لَمَّا۔ لام امر۔ لای نہی۔ اِنْ شرطیہ۔
لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے
اور اس کا تفصیلی بیان کتاب الصرف
میں ہو چکا ہے۔
لَمَّا مثل لم کے ہے۔ مگر اس میں ما قبل کا دوام اور ما بعد کی

توقع بھی پائی جاتی ہے جیسے قَامَ الاَمِیرُ لَمَّا یَرْکَبْ۔ اور
اسکے فعل کا بقرینہ حذف بھی جائز ہے جیسے نَدِمَ زَیْدٌ وَلَمَّا
ای لَمَّا یَنْفَعْهُ النَّدَمُ۔

لامِ امر و لائے نہی کا بیان کتاب الصرف مین گذر چکا ہے۔

اِنْ۔ مثل اسماء شرطیہ کے ہے کہ دو جملون پر داخل ہوتا ہے اور
ان دونون مین پہلا فعل دوسرے کا سبب ہوتا ہے۔ اور پہلے
کا نام شرط اور دوسرے کا نام جزا ہے۔

امتحان

(۱) حرف کسے کہتے ہین۔

(۲) مِنْ عَنْ۔ مین باہم کیا فرق ہے۔

(۳) با کس کس معنے کے لئے آتا ہے۔

(۴) حروف مشبہ بہ فعل کا عمل کیا ہے اور کب باطل ہو جاتا ہے

(۵) اِنَّ۔ اَنَّ مین باہم کیا فرق ہے۔ اور ان دونون مین
کون کس جگہ آتا ہے۔

(۱۱) حروف تفسیر دو ہین۔ اَیْ۔ اَنْ۔

(۱۲) حروف تاکید دو ہین۔ نون تاکید۔ لام تاکید۔ نون تاکید ثقیلہ مخصوص فعل مضارع و امر و نہی کے آخر مین آتا ہے اور لام تاکید فعل و اسم دونون پر آتا ہے۔

(۱۳) تنوین (نون ساکن) پانچ ہین۔ تمکن جیسے زیدٌ۔ تنکیر جیسے صَہٍ۔ عوض جیسے یومئذٍ۔ مقابلہ جیسے مسلماتٌ یہ چارون خاص اسم میں پائے جاتے ہین۔ ترنم جو اشعار کے آخر مین آتا ہے جیسے۔ اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ٭ وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ یہ فعل و اسم دونون مین پائی جاتی ہے۔

(۱۴) ما بمعنی مادام جیسے اقوم ما جلس الامیر۔

(۱۵) تاء تانیث ساکن۔ ماضی کے آخر مسند الیہ کے تانیث پر دلالت کیلئے آتی ہے اور جب اسکے بعد کوئی دوسرا حرف ساکن ملایا جائے تو وہ تا متحرک ہو جاتی ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

(۱۶) لولا استفہام ثانی کے سبب سے وجود اول کے معنی مین آتا ہے جیسے لولا علی لھلک عمر

(۵) لکنَّ کے معنی کیا ہیں۔

(۶) لائے نفی جنس۔ کا عمل کب نہیں ہوتا ہے۔

(۷) ما و لا مشابہ بلیس کا عمل کسوقت باطل ہوجاتا ہے۔

(۸) اَن کا اثر فعل مضارع پر کیا ہوتا ہے۔

(۹) عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی میں اَن کا عمل کیوں نہوا۔

(۱۰) اَن کہاں کہاں مقدر ہوتا ہے۔

(۱۱) اِذَنْ اور کَےْ میں کیا فرق ہے۔

(۱۲) لَمْ و لَمَّا کیا عمل کرتے ہیں اور دونوں میں کیا فرق ہے۔

(۱۳) اِنْ کا عمل کیا ہے۔

(۱۴) اِنْ صرف ایک جملہ پر بھی آسکتا ہے یا نہیں۔

حروف غیر عاملہ

وہ حروف جو کچھ عمل نہیں کرتے ۱۶ سولہ قسم کے ہیں۔

(۱) حروف تنبیہ (آگاہ کرنا) تین ہیں۔ اَلَا۔ اَمَا۔ ھَا

(۲) حروف ایجاب چھ ہیں۔ نَعَم۔ بَلٰی۔ جَیر۔ اِی۔ اَجَل۔ اِنَّ۔

(۳) حروف مصدریہ تین ہیں۔ مَا۔ اَنْ۔ اَنَّ۔

(۴) حروف تحضیض (برانگیختہ کرنا) چار ہیں۔ اَلَا۔ ھَلَّا۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا۔

(۵) حروف توقع (امید) قد ہے جب ماضی پر آوے تو تحقیق ماضی قریب کے معنی ہیں اور مضارع پر تقلیل کے معنی ہیں ایا ہی

(۶) حروف استفہام تین ہیں۔ مَا۔ ہمزہ۔ ھَل۔

(۷) حروف ردع (زجر) کَلَّا (ہرگز نہیں) اور کبھی حقا کے معنی میں آتا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

(۸) حروف زیادہ آٹھ ہیں۔ اِنْ۔ اَنْ۔ مَا۔ لَا۔ مِنْ۔ کاف۔ بَا۔ لَام۔

(۹) حروف شرط دو ہیں۔ اَمَّا۔ لَوْ۔

(۱۰) حروف عطف دس ہیں۔ وَاو۔ فَا۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ اِمَّا۔ اَوْ۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰکِنْ۔

(۱۱) حروف تفسیر دو ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ۔

(۱۲) حروف تاکید دو ہیں۔ نونِ تاکید۔ لامِ تاکید۔ نونِ تاکید ثقیلہ مخصوص فعل مضارع و امر و نہی کے آخر میں آتا ہے اور لام تاکید فعل و اسم دونوں پر آتا ہے۔

(۱۳) تنوین (نون ساکن) پانچ ہیں۔ تمکن جیسے زیدٌ۔ تنکیر جیسے صہٍ۔ عوض جیسے یومئذٍ۔ مقابلہ جیسے مسلماتٌ یہ چاروں خاص اسم میں پائے جاتے ہیں۔ ترنم جو اشعار کے آخر میں آتا ہے جیسے ۔ اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ۔ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ یہ فعل و اسم دونوں میں پائی جاتی ہے۔

(۱۴) ما بمعنی ما دام جیسے اقوم ما جلس الامیر۔

(۱۵) تاء تانیث ساکن۔ ماضی کے آخر مسندالیہ کے تانیث پر دلالت کیلئے آتی ہے اور جب اسکے بعد کوئی دوسرا حرف ساکن ملایا جائے تو وہ تا متحرک ہو جاتی ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

(۱۶) لولا انتفاء ثانی بسبب وجود اول کے معنی میں آتا ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ